زیرِ نظر کتاب میں مسلم حکومتوں کے زوال اور دنیا کے دیگر انقلابات میں فری میسنریوں کے اسی کردار کو پیش کیا گیا ہے۔ آخر میں ضمیمے کے طور پر برطانوی وزیرِ خارجہ کے نام برطانوی سفیر کے ۲۹ مئی ۱۹۱۰ کے ایک خفیہ اور طویل خط کا مکمل متن بھی شامل ہے، جو اس موضوع پر ایک نہایت اہم دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔

کتاب میں فری میسنریوں کی مختلف اقسام، ان کے عقائد، ان کی زبان، کیلنڈر اور تقویم وغیرہ کا تعارف بھی کرایا گیا ہے۔ کتاب اپنے محتویات کے اعتبار سے مجموعی طور پر معلومات افزا ہے لیکن اوّل سے آخر تک کتاب کے مخاطب کا تعین نہیں ہو پاتا کہ آیا یہ کتاب ایک عام آدمی کو اس تحریک کا تعارف کرانے کے لیے ہے یا ایک ایسے قاری کے لیے جو پہلے ہی اس تحریک کے اسرار و رموز سے آشنا ہے۔ اسلوب اور انداز بھی اسی دورنگی کا شکار ہے، بعض مقامات پر خوب دادِ تحقیق دی گئی ہے، لیکن بعض مقامات پر مصنف کا انداز سرسری ہے، مثلاً:

"یہ تحریک جب پھیل گئی تو فکرِ انسانی اس کے وقتِ قیام کی تحقیق میں تاریخ کے دفاتر الٹنے لگی، جو ایک سعیِ لاحاصل ہے۔ ہمارے لیے صرف اتنا جان لینا کافی ہے کہ یہ تحریک روئے زمین کے کسی ایک غار میں قائم ہوئی، ہم نہیں جانتے کہ وہ غار کہاں واقع ہے اور یہ تحریک کب قائم ہوئی، اس کے ماں باپ اور اسے پروان چڑھانے والے کون ہیں؟" (ص ۴۱)

ظاہر ہے یہ انداز و اسلوب کسی تحقیقی کتاب کے شایان شان نہیں ہے، تاہم اردو میں اس موضوع پر یہ ایک مفید کاوش ہے۔ عبد الوہاب حجازی کا یہ ترجمہ، جو ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری کی تقدیم و مراجع سے مزین ہے، عمرانیات اور سیاسیات و تاریخ کے دائروں میں کام کرنے والوں کے لیے راہنما ثابت ہوگا۔ (زاہد منیر عامر)

وادی کا خیال رکھنا: از نجمہ ثاقب۔ ناشر: ادارہ مطبوعات سلیمانی، اردو بازار، لاہور۔ صفحات ۳۰۴۔ قیمت ۸۴ روپے۔

"مظلوم کشمیری مسلمانوں کی داستانِ حریت" پر مبنی ۲۰ افسانوں کا یہ مجموعہ ایک طالبہ کی کاوش ہے اور اس اعتبار سے جہاد بالقلم کی ایک اچھی مثال ہے۔ اپنے پہلے افسانوی مجموعے میں نجمہ ثاقب نے ایک باصلاحیت افسانہ نگار کی طرح تخیل، مشاہدے اور مطالعے کو دلچسپ اسلوب میں

پیش کیا ہے۔

زیرِ نظر افسانوں میں آزادی کی جدوجہد میں پیش آنے والے جملہ ممکنہ مراحل کی جھلک ملتی ہے۔ گذشتہ ۲ '۳ برسوں سے تحریک آزادیِ کشمیر کی جو تفصیل اخبارات و رسائل کے ذریعے سامنے آرہی ہے' افسانہ نگار نے ان واقعات اور صورتِ حال کو افسانوں کی صورت میں پیش کیا ہے۔ بھارتی فوج کے انسانیت سوز مظالم' تفتیشی مراکز میں رونگٹے کھڑے کردینے والے واقعات' گھر گھر تلاشی' مار پیٹ' لوٹ مار' بے حرمتی' قتل و غارت گری---- یہ سب محض اس لیے کہ وہ آزادی چاہتے ہیں۔ نجمہ ثاقب نے تلخ اور تکلیف دہ حقائق کو مختلف کرداروں کے روپ میں ڈھالا ہے۔ ان کرداروں میں جذبہ جہاد سے سرشار دست بدست لڑائی کرنے والے بھی ہیں' حریت پسندوں کو اخلاقی اور روحانی سہارا دینے والے عام کشمیری باشندے بھی اور اس کے برعکس غدارانِ وطن بھی' شاید یہ طویل غلامی کا اثر تھا کہ آغاز میں بہت سے کشمیریوں کا رویّہ تحریکِ آزادی سے لاتعلقی کا تھا۔ مثلاً "جب میں نے کلاشنکوف اٹھائی" کا اقبال ان لوگوں میں سے تھا جو ہر حال میں "پر امن رہنا چاہتے ہیں"۔ اس کا سارا دن دفتر میں فائلوں کے ساتھ گزر جاتا' "یس سر' ٹھیک سر' ایسا ہی ہے سر' میری دنیا بس یہاں تک محدود تھی"۔ مگر بھارتی فوج اس کے پورے گاؤں سے سامانِ خورونوش جمع کرکے لے گئی۔ اور اسی پر بس نہیں' خواتین کی آبرو بھی محفوظ نہ رہی' تو اقبال نے بے اختیار ہو کر کلاشنکوف اٹھالی۔

جہادی کارروائیوں کے ساتھ ساتھ افسانوں میں بھارت کی ان کوششوں کا بھی ذکر ہے جو وہ کشمیریوں میں مسلم تشخص کے خاتمے کے لیے کرتا رہا ہے۔ "روشنی کا سفر" اور "اعتراف" ایسے ہی افسانے ہیں۔

کتاب کی طباعت' سرورق اور جلد بندی کا معیار اطمینان بخش ہے' مگر کمپوزنگ میں رموزِ اوقاف کا خاطر خواہ خیال نہیں رکھا گیا۔ جہادِ کشمیر کے حوالے سے تخلیق ہونے والے ادب میں' یہ مجموعہ ایک اچھا اضافہ ہے۔ (ز - ج)

وضاحت

۱- ترجمان القرآن میں ترجیحاً دینی اور علمی کتابوں پر تبصرے شائع کیے جاتے ہیں۔

۲- تبصرے کے لیے کتاب کے دو نسخے آنا ضروری ہیں۔

۳- تبصرے کے لیے مطبوعات براہ راست: مدیر ترجمان القرآن منصورہ' لاہور ۵۴۵۷۰ کو بھیجی جائیں۔